بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

روزنامہ

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

یوم شنبہ

جلد ۳۰ | ۶ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ ھ | ۶ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۲۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۶-۵ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش - سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج دس بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک پھوڑے کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المؤمنین مدظلہا العالی کو سر درد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ و جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم اے لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج طلباء جامعہ احمدیہ کا بلا تیاری تقریری مقابلہ ہوا۔ تین جج مقرر تھے۔ انہوں نے بالاتفاق مولوی خورشید احمد صاحب درجہ ثانیہ کو اول مولوی غلام باری صاحب و مولوی جلال الدین صاحب کو دوم

الفضل قادیان

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ

بانیانِ مذاہب کی عزت اور ہندو اخبار

جملہ بانیانِ مذاہب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے راستباز یقین کرنا اسلامی تعلیم کا ایک جزو ہے۔ اور اسی لئے ایک مسلمان اپنے مذہبی احکام سے واقفیت اور ان کی پیروی کا ارادہ رکھتے ہوئے کسی بھی مذہب کے بانی یا پیشوا کی توہین یا بے ادبی کی جرأت نہیں کرسکتا۔ گو یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس بارہ میں کسی مسلمان سے کبھی کوئی بے احتیاطی نہیں ہوئی۔ لیکن دیگر مذاہب کی تعلیمات میں چونکہ کوئی ایسا زرین اصول نہیں۔ اس لئے ان سے تعلق رکھنے والوں کی طرف سے آئے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں حد درجہ دلآزار اور تکلیف دہ باتیں سننے میں آتی رہتی ہیں۔ اور یہ چیز ملکی فضاء میں تکدر اور تلخی کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے۔ اور چونکہ ہماری ملکی ذہنیت میں اس وقت فرقہ وارانہ زہر اس حد تک سرایت کر چکا ہے۔ کہ حیا و بے حیا اور جائز و ناجائز کی تمیز بھی اٹھ گئی ہے۔ اس لئے جس قوم کا کوئی فرد اس قسم کی بے ہودگی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس کی طرف سے بالعموم اس کی تائید شروع ہو جاتی ہے جو جلتی آگ پر تیل کا کام دینے والی بات ہے۔ حالانکہ اصلاح کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ جس قوم کا فرد اس قسم کی لغویت کا مرتکب ہو۔ وہی اس کے خلاف آواز بلند کرے اس پر نفرین بھیجے۔ اور اس سے بیزاری کا اعلان ایسے مؤثر رنگ میں کرے۔ کہ پھر کسی کو اس قسم کی حرکت کی جرأت نہ ہو سکے۔ ملکی اتحاد کے پیش نظر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ تجویز اہل ملک کے سامنے پیش فرمائی تھی۔ اور ایک موقعہ پر جبکہ حضور کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی۔ کہ ایک احمدی کی کسی تصنیف کے متعلق سکھ بھائیوں کو شکایت ہے کہ اس میں ان کے بزرگوں کے متعلق بے احتیاطی سے بعض الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ تو حضور نے فوراً اس کتاب کی اشاعت کی ممانعت فرما دی۔ اور اس طرح گویا اسے ضبط کر لیا۔ اس وقت اور کوئی قوم چونکہ تنظیم کی اس نعمت سے مالا مال نہیں۔ جو جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ اس لئے اتنی سخت کارروائی کی تو کسی اور سے امید بھی نہیں رکھی جا سکتی لیکن کم سے کم اظہارِ نفرت و بیزاری تو ایک ایسی چیز ہے۔ جو ہر شخص کر سکتا ہے۔ اور ہر شریف آدمی سے اس کی توقع کی جاتی ہے اور جیسا کہ ایک گزشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے۔ معاصر "ویر بھارت" نے اس بارے میں ایک بہت عمدہ مثال قائم کی ہے۔ چنانچہ آریہ اخبار "پرکاش" کی لغو حرکت کے خلاف اس نے برملا طور پر اظہار ناپسندیدگی کیا۔ اور ہر ہندو سے یہ امید ظاہر کی۔ کہ وہ بھی ایسا کرے معاصر "ملاپ" نے بھی اس مضمون کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ایسے مضامین کسی طرح بھی عوام کے لئے مفید نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس معاملہ کو وہ اہمیت نہیں دی۔ جو اس کی سنگینی کا تقاضا تھا لیکن افسوس ہے۔ کہ "پرتاپ" کا رویہ قطعاً غیر مناسب ہے۔ اس معاملہ کے متعلق اس نے ایک شذرہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں مہاشہ کرشن صاحب نے "پرکاش پر پریس ایکٹ کا وار" کے عنوان سے لکھا ہے۔ کہ "مضمون کے متعلق تو مجھے کچھ نہیں کہنا لیکن سزا کے متعلق یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ نہایت سخت ہے" (۳ر جون)

مہاشہ جی کی شانِ بے نیازی قابلِ غور ہے۔ کہ آپ سزا کے نہایت سخت ہونے کے اعلان کے ساتھ مضمون کے متعلق کچھ بھی کہنا نہیں چاہتے۔ "پرکاش" اور اسے چھاپنے والے پریس کے چند ہزار روپیہ کے نقصان کو تو وہ نہایت سخت سزا قرار دینے کے لئے بے قرار ہو گئے۔ لیکن کروڑوں مسلمانوں کے قلوب زخمی کر دینے اور ان کی حد درجہ دلآزاری کرنے والے مضمون کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کے نازک ترین جذبات کے ساتھ کھیلنا اور انہیں بلاوجہ تکلیف دینا ایک ایسی معمولی بات ہے۔ کہ اس کے لئے چند ہزار روپیہ کا مالی نقصان بھی "نہایت سخت سزا" ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس ملک اور جس قوم کے لیڈروں اور اخبار نویسوں کی ذہنیت ایسی پست ہو۔ اور جو کروڑوں انسانوں کے قلوب کو مجروح کر دینے کی نسبت معمولی سے مالی نقصان کو بہت زیادہ سمجھیں۔ اس کی حالت کس درجہ قابلِ رحم ہے۔

"پرتاپ" نے اسی شذرہ میں ایک اور بھی نہایت ادنےٰ درجہ کی بات لکھی ہے۔ اور گو مہاشہ جی نے مذکورہ بالا الفاظ میں اس مضمون کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہا۔ لیکن کہہ ضرور دیا ہے اگرچہ برملا کہنے کی جرأت نہیں ہو سکی۔ لکھا ہے:۔

"جن مسلم اخباروں نے یہ سمجھ کر کہ پرکاش کے خلاف سخت کارروائی کرنے پر گورنمنٹ کو اُکسایا تھا۔ کہ یہ میرا اخبار ہے انہیں یہ جان کر مایوسی ہوگی۔ کہ دو سال سے یہ اخبار کسی اور کا ہو چکا ہے" (۲-جون)

گویا جن مسلم اخباروں نے "پرکاش" کے مضمون کے خلاف آواز اٹھائی۔ انہوں نے دراصل مہاشہ کرشن کے ساتھ کسی بغض و کینہ کی وجہ سے اور انہیں نقصان پہنچانے کے لئے ایسا کیا۔ ورنہ مضمون اپنی ذات میں ایسا نہ تھا۔ کہ اس کے متعلق گورنمنٹ کو مناسب کارروائی کرنے کی طرف متوجہ کیا جاتا۔

اگرچہ معاصر "ویر بھارت" نے پرکاش سے مہاشہ صاحب کے تعلقات کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کی موجودگی میں مہاشہ صاحب اس اخبار سے اپنی قطعی بے تعلقی کا دعوےٰ نہیں کر سکتے۔ اور بعض اخباروں نے تو یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "حکومت کی تادیبی کارروائی کے منظرِ عام پر آنے سے ایک روز پیشتر تک پرکاش کا بورڈ مہاشہ کرشن کے مکان پر لگا تھا"۔ مگر ہم اس بحث میں نہیں پڑتے۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے۔

ہمارے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ مسلمانوں کی عقیدت و محبت کی ہتک اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ جو مہاشہ جی نے ان الفاظ میں کی ہے۔ حضور علیہ السلام کی ذات گرامی کے متعلق نازیبا اور غیر شریفانہ الفاظ سن کر اس کے خلاف احتجاج کرنے سے قبل یہ سوچنا کہ یہ کس کے قلم سے نکلے ہیں اور پھر ذاتی تعلقات کو اس احتجاج پر اثر انداز ہونے دینا نہائت ہی ذلیل بات ہے۔ اور مہاشہ جی کے ان الفاظ سے ثابت ہے۔ کہ انہیں اس محبت وعقیدت کا کوئی اندازہ ہی نہیں۔ جو مسلمانوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے ہے۔

پرتاپ ان اخباروں میں سے اور مہاشہ کرشن ان لوگوں میں سے ہیں۔ جو استخلاص وطن کی علمبرداری کے مدعی ہیں۔ لیکن اگر ان کی حریت اور آزاد پسندی اور ذہنیت کا یہی عالم رہا جس کا اظہار اس شذرہ میں ہوا ہے۔ تو اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس ملک کا خدا حافظ۔

قابل توجہ جماعت ہائے احمدیہ

یہ بات تجربہ میں آچکی ہے۔ کہ جن جماعتوں میں عہدہ داران مقرر ہیں۔ ان کی تنظیم اور تربیت اچھی ہے۔ اور ان جماعتوں کے احباب سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ لیکن وہ جماعتیں جن میں عہدہ داران مقرر نہیں۔ ان کی حالت ناقص ہے۔ پس جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں مرکزی نظارتوں کے نمائندے انتخاب میں لائیں۔ اور ہر نمائندہ اپنے عہدہ کا کام کرے۔ اور مرکز میں ماہوار رپورٹ بھجوائے۔ موجودہ وقت میں تعلیم و تربیت کی اشد ضرورت ہے۔ اور احباب کو چاہیئے کہ نیک نمونہ قائم کریں۔ اور اپنے عمل سے ثابت کردیں۔ کہ وہ اس زمانہ کے مصلح کی جماعت ہیں۔ اور اس کی تعلیم پر چل رہے ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

تشخیص بجٹ ۴۳-۱۹۴۲ء کے متعلق ضروری اعلان

اخبار الفضل مورخہ ۸/۵/۴۲ میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو بجٹ فارم برائے سنہ ۴۳-۱۹۴۲ء تشخیص کرکے بھجوانے کے لئے ارسال کئے گئے ہیں۔ اگر کسی جماعت کو فارم مذکورہ موصول نہ ہوئے ہوں تو وہ جماعت فوراً منگوا لے۔ نیز اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ۱۳؍ مئی سنہ ۱۹۴۲ء تک سیکرٹریان مال اپنی اپنی جماعتوں کا بجٹ تشخیص کرکے بھجوا دیں۔ لیکن ابھی تک بجٹوں کی واپسی کی رفتار بہت سست ہے۔

بذریعہ اعلان ہذا سیکرٹریان مال کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جماعتوں کا بجٹ جلد از جلد تشخیص کرکے مرکز میں بھیجدیں۔ نیز جملہ انسپکٹران مال و مبلغین اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے بجٹ فارم تشخیص کرا کر بھجوانے میں خاطر خواہ امداد فرمائیں۔ ناظر بیت المال

میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہونے والے پرائیویٹ احمدی طلبا

امسال قادیان کے سنٹر سے مندرجہ ذیل اصحاب نے پرائیویٹ طور پر میٹرک کا امتحان صرف انگریزی میں پاس کیا ہے:

نام	نمبر
(۱) مولوی عبد الغفور صاحب جالندھری مولوی فاضل	۱۴۲/۲۰۰
(۲) مولوی شوکت حسین صاحب " "	۱۲۰
(۳) " عبد الرحمٰن صاحب بھٹی " "	۱۱۶
(۴) " سلطان احمد صاحب پیر کوٹی " "	۱۱۳
(۵) " عبد الکریم صاحب شرما " "	۱۱۱
(۶) " مقبول احمد صاحب " "	۹۵
(۷) مولوی محمد احمد صاحب نعیم مولوی فاضل	۹۱
(۸) " بشیر احمد صاحب سیالکوٹی " "	۸۵
(۹) " غلام احمد صاحب بشیر " "	۷۲
(۱۰) ایم عبد الرحمٰن صاحب خالد	۱۳۷
(۱۱) مولوی عبد القدیر صاحب	۷۱

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ابتدائے جنوری سنہ ۱۹۴۲ء سے ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

1	Rameluh Batavia	33	Wiram Hadja Java.
2	Meriah "	34	Kimoh "
3	Sinva Java	35	Epua Andobiwa W. Africa.
4	Mala "	36	Kojo Udaba "
5	Asman "	37	Hawa
6	Sakai "	38	Issa Kawamin Panfu "
7	Ombrah "	39	Saeed Kawaku "
8	Empi "	40	Habeeba Adjua "
9	Haji Maetjo "	41	Saeed Yow Foui "
10	Ma. Oermi "	42	Saliha "
11	Narma. "	43	Hamn Bashir Kobina Gold-Coast W. Africa
12	Oedjoe K.P.	44	Omar Kwamin Ice "
13	Soekro "	45	Hawa Yaa Banwa } "
14	Poero "	46	Ayesah "
15	E. Hanapi "	47	Ahmad Kojo Fordwa. } "
16	Sanoesi "	48	Noh Kojo Andoh "
17	Hoesen "	49	Musa Kwepu Sei "
18	Saenan "	50	Dawood Yaw "
19	Pakih "	51	Hawa Efuappnimah
20	Pasahir "	52	Ali Kweku "
21	James Gaeker Nassouri.	53	Dawood Kojo Akawnah } "
22	Wyomie "	54	Qasim Kwamin "
23	Mr. Raziq Kareem Neayton	55	Yaqub Kojo Mensah } "
24	Rabara Eaurie Africa	56	Dawood Kojo Adie "
25	Joseph W. White "	57	Salamat Yaa Pomah "
26	Abu Mohd Alladin	58	Dawood Kwamin "
27	Hasan Ali "	59	Mohammad "
28	Abu B Bekr "		
29	Sabim "		
30	Bahir Java.		
31	Wikardja "		
32	Soetria "		

(باقی)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں لفظ ذنب کا استعمال

اس کا صحیح مفہوم

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ کرنے والوں سے یہ امر مخفی نہیں۔ کہ آپ ہر آن اور ہر گھڑی اللہ تعالے کی طرف متوجہ رہتے۔ اور اسی سے اپنے کاموں کی کامیابی۔ اور دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعائیں کرتے رہتے تھے۔ نماز جو پانچ ارکانِ اسلام میں شامل ہے اور جس کی بجا آوری ہر مومن کے لئے ضروری قرار دی گئی ہے۔ درحقیقت دعا۔ اور اللہ تعالے کی تسبیح وتحمید کا ہی نام ہے علاوہ ازیں آپ ہر کام کے شروع کرتے وقت دعا کرتے۔ اور اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے حتے کہ سوتے اور جاگتے بھی اپنے محبوب حقیقی کو یاد رکھتے۔ یہ دعائیں قرآن کریم اور کتب احادیث میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ اوران سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے کے ساتھ کیا عشق تھا۔ کہ آپ نے اسے کسی حالت میں بھی فراموش نہیں کیا۔ اور یہی ہدایت آپ نے اپنے ماننے والوں کو دی۔ اور انہیں بتایا کہ الدعاء مخ العبادۃ۔ عبادت کا مغز دعا ہے۔ جو عبادت اس مغز سے خالی ہے وہ ایک قشر سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ انہی دعاؤں میں سے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی کثرت سے مانگا کرتے تھے۔ اور دوسروں کو بھی آپ نے مانگنے کی ہدایت دی۔ یہ دعائیں بھی ہیں:۔

(۱) رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک۔ اے میرے رب میرے گناہ بخش دے۔ اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(۲) رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک۔ اے میرے رب میرے گناہ بخش۔ اور اپنے فضل کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

(۳) اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد۔ اے اللہ۔ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی ہی دوری ڈال دے۔ جتنی مشرق اور مغرب میں ہے۔ اے اللہ مجھے خطاؤں سے ایسا ہی پاک کر۔ جیسے ایک سفید کپڑا میل کچیل سے پاک کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ میری خطاؤں کو اپنے فضل کے پانی اور ثلج اور برد سے دھو ڈال۔

(۴) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور مجھے اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ تو میرے گناہوں کو بخش۔ کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

(۵) اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی۔ اے اللہ۔ میرے ان گناہوں کو بخش دے۔ جو میں پہلے کر چکا ہوں۔ اور ان گناہوں کو بھی بخش۔ جو بعد میں مجھ سے سرزد ہوں۔ اسی طرح میرے ان گناہوں کو بھی بخش۔ جو میں نے کھلے طور پر کئے۔ اسی طرح میری ہر قسم کی زیادتیوں کو معاف فرما۔ جن کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعائیں انسانی قلب کو پاکیزہ بنانے کا ایک نہایت ہی موثر ذریعہ ہیں۔ مگر تعصب کا کیا علاج کہ بعض غیر مسلم بالخصوص عیسائی انہی دعاؤں کو پیش کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عصمت اور آپ کے تقدس کے خلاف اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ آخر آپ نعوذ باللہ کوئی گناہ کرتے ہی تھے تبھی تو آپ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ کہ خدایا میرے گناہ بخش۔

اس اعتراض کا ایک جواب تو یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام دنیا کے لئے نمونہ تھے۔ جیسا کہ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ سے ظاہر ہے۔ اس لئے آپ نے اپنی امت کو یہ دعائیں سکھلائی ہیں تاکہ لوگ اپنی غلطیوں۔ کوتاہیوں۔ اور گناہوں کے متعلق اللہ تعالےٰ سے مغفرت طلب کرتے رہیں اور ہمیشہ اس کی حفاظت اور پناہ میں رہیں مگر ہمیں اس سے انکار نہیں۔ کہ یہ دعائیں خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی مانگا کرتے تھے۔ لیکن اس وجہ سے نہیں کہ آپ نعوذ باللہ معصوم نہیں تھے۔ بلکہ اس وجہ سے کہ ذنب اور استغفار کے وہ معنے نہیں۔ جو عام طور پر سمجھے جاتے ہیں۔ درحقیقت مخالفین اسلام کو ان دعاؤں کے جن الفاظ سے غلطی لگی ہے۔ وہ ذنب اور استغفار ہیں۔ چونکہ ان دعاؤں میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ کہ رب اغفر لی ذنوبی یا واعترفت بذنبی۔ اس لئے وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ نے ضرور کوئی نہ کوئی گناہ کئے تھے جن کی معافی آپ اللہ تعالےٰ سے طلب کرتے رہے۔ حالانکہ ذنب ہمیشہ گناہ اور نافرمانی کے معنوں میں ہی استعمال نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک اور مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ذنب کے ایک معنے گناہ اور خدا کی نافرمانی کے بھی ہوتے ہیں۔ مگر اس لفظ کے صرف یہی معنی نہیں۔ بلکہ بشریت کی کمزوریوں پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے خود قرآن کریم نے اس فرق کو ظاہر کیا ہے اور وہ اس طرح کہ گناہ کے لئے عربی زبان میں فسق۔ اثم۔ جرم۔ اور ذنب وغیرہ الفاظ پائے جاتے ہیں۔ مگر قرآن کریم نے ہر فاسق ہر اثم اور ہر مجرم کو تو خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا مورد بتلایا ہے۔ مگر کہیں قرآن کریم نے یہ نہیں کہا۔ کہ ہر مذنب بھی خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا مورد ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی دعاؤں میں فسق اثم اور جرم کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ صرف ذنب کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لفظ گناہ اور خدا کی ناراضگی کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا ورنہ صرف ذنب کا لفظ آپ استعمال نہ فرماتے بلکہ اثم اور جرم وغیرہ کا لفظ بھی استعمال فرماتے قرآن کریم نے بھی یہ تو فرمایا ہے۔ کہ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیٰ جو اللہ تعالےٰ کے حضور مجرم ہونے کی حالت میں حاضر ہوگا۔ وہ ایسے جہنم میں ڈالا جائے گا جس میں نہ مرے گا۔ اور نہ زندہ ہوگا۔ اسی طرح اس نے فرمایا ہے انا من المجرمین منتقمون ہم مجرموں سے ضرور انتقام لیں گے۔ فاسقوں کے متعلق فرمایا الذین فسقوا فماواھم النار۔ وہ لوگ جو فاسق ہوں گے۔ ان کا ٹھکانا آگ ہوگا۔ آثم لوگوں کے متعلق فرمایا۔ ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم زقوم کا درخت گنہگاروں کا کھانا ہوگا۔ واللہ لا یحب کل کفار اثیم۔ اللہ تعالےٰ ناشکروں گنہگاروں سے محبت نہیں کرتا۔ مگر کسی جگہ اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ ہر مذنب بھی خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا ویسا ہی مستحق ہے۔ جیسے اثیم اور فاسق وغیرہ بے شک ذنب کا لفظ بعض دفعہ قرآن کریم میں گناہ اور نافرمانی پر بھی بولا گیا ہے۔ مگر اس سے ہمیشہ گناہ مراد نہیں ہوتا۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام پر ذنب کا لفظ تو اطلاق پا سکتا ہے مگر جرم۔ فسق۔ یا اثم کا لفظ ان کے متعلق استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ پس ان دعاؤں میں ذنب کے لفظ کا استعمال جرم فسق۔ اثم یا جناح کے معنوں میں نہیں ہوا۔ بلکہ بشری کمزوریوں کا نام ذنب رکھا گیا ہے جو خلق الانسان ضعیفا کے مطابق ہر انسان میں پائی جاتی ہیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے بشری کمزوری کا نام ذنب اس لئے رکھا گیا۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کا فضل اور اس کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ تو اس کا نتیجہ بجز ذنب کے کچھ نہیں ہوتا۔ پس جو چیز موصل الی الذنب ہے۔ اس کا نام بھی استعارۃً ذنب رکھ دیا گیا۔

تفسیر فتح البیان جلد ۹ صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے۔ سمی ذنباً فی حقہ لجلالۃ قدرہ وان لم یکن ذنباً فی حق غیرہ فھو من باب حسنات الابرار سیّات المقربین۔

روح المعانی جلد ۸ صفحہ ۱۱۱ پر لکھا ہے والمراد بالذنب ما فرط من خلاف الاولیٰ بالنسبۃ الی مقامہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فھو من قبیل حسنات الابرار سیّات المقربین وقد یقال المراد ما ھو ذنب فی نظرہ العالی صلی اللہ علیہ وسلم وان لم یکن ذنباً۔ ان ہر دو حوالوں کا مفہوم یہ ہے کہ ذنب کا لفظ آپ کی بلندیٔ شان کے اعتبار سے استعمال کیا گیا ہے۔ گو حقیقتاً اس کے معنی گناہ کے نہیں۔ جیسا کہ کہتے ہیں حسنات الابرار سیّات المقربین۔ یعنی ابرار کی نیکیاں مقربین کی بدیاں ہوتی ہیں۔ اسی طرح یہ معنی بھی کئے گئے ہیں۔ کہ اس سے مراد وہ ذنب ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں ذنب تھا گو فی الحقیقت اسے گناہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ تو مفسرین کی تشریحات ہیں۔

موجودہ زمانہ کے حکم و عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی بیان فرمایا ہے۔ کہ ذنب کا لفظ بشری کمزوری کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ نہ کہ گناہ کے معنوں میں جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اگر گناہ کے معنوں میں استعمال ہوتا تو ذنب کے علاوہ دوسرے الفاظ بھی کبھی استعمال کر لئے جاتے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے الفاظ استعمال نہیں کئے۔ اور نہ قرآن کریم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کوئی اور لفظ استعمال کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کے معنی بجز بشری کمزوریوں کے اور کچھ نہیں۔

اس مفہوم کے بعد اب ان دعاؤں کو سمجھئے کہ رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اور رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک۔ تو اس کے معنے یہ بنتے ہیں۔ کہ اے میرے رب میری بشری کمزوریوں پر پردہ ڈال دے۔ کیونکہ مغفرت کے معنے دراصل ڈھانکنے اور پردہ ڈالنے کے ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ لغت میں لکھا ہے الغفر لغۃ التغطیۃ (مجمع البحار جلد ۳ صفحہ ۲۸)

قاموس میں لکھا ہے غفرہ سترہ واستغفرہ ایاہ طلب منہ غفرہ والغفور والغفار من صفات اللہ تعالیٰ (جلد ۲ صفحہ ۱۰۳)

اقرب الموارد میں آتا ہے غفر الشیٔ سترہ غفرہ۔ غطاہ و سترہ استغفرہ طلب منہ ان یغفرہ لہ

تاج العروس میں لکھا ہے غفرہ سترہ وکل شیٔ سترتہ فقد غفرتہ الغفر والمغفرۃ التغطیۃ علی الذنوب والعفو عنہا (جلد ۳ صفحہ ۴۵۱)

ان معنوں کے رو سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متذکرۃ الصدر دعاؤں کا مفہوم یہ ہے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ سے یہ دعا کیا کرتے تھے۔ کہ آپ کی بشری کمزوریوں پر وہ پردہ ڈال دے۔ اور ان کو اپنے فضل سے ڈھانک دے۔ آپ کے سپرد چونکہ اصلاح خلق کا عظیم الشان کام تھا۔ اس لئے آپ دعا کیا کرتے تھے کہ ہم

مسلمان بادشاہ اور سکھ گورو صاحبان

(۱)

تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ ہر ملک کی ترقی کا راز اس ملک کے باشندوں کے اتحاد پر منحصر ہے۔ وہ قومیں دُنیا سے بہت جلد مٹ گئیں جو پھوٹ کا شکار ہو گئیں ہمارے ملک کی ترقی کے راستہ میں بھی سب سے بڑی روک یہی ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتیں سینکڑوں انسانوں کی خونریزی کا موجب بن جاتی ہیں۔ اور بسا اوقات ہمارے مذہبی تہوار بھی جو نیکیوں میں ترقی کرنے کے لئے ایک یادگار کے طور پر قائم ہوئے تھے ماتمی جلوسوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ان لڑائی جھگڑوں نے ہر اس انسان کو جس کے دل میں وطن کے لئے محبت ہے۔ پریشان کیا ہوا ہے۔ اور ان کو دُور کرنے کے لئے اس وقت تک بہت جدوجہد بھی کی گئی۔ لیکن ابھی تک کامیابی نصیب نہ ہو سکی۔

اس خوفناک کشمکش کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ برادران وطن صدیوں کے واقعات ایسے رنگ میں دوہراتے ہیں۔ کہ جس سے منافرت کی آگ بھڑکتی ہے۔ حالانکہ اگر وہ تاریخ سے ایسے صحیح واقعات پیش کریں۔ جن سے دلوں میں محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں تو یقیناً ہمارا غریب ملک جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔ اور ایسے واقعات تاریخ میں بکثرت مل سکتے ہیں۔

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی غرض کو مدنظر رکھ کر ارشاد فرمایا ہے۔

"ہر ایک فریق کے نیک دل اور شریف آدمی کو چاہیئے۔ کہ خود غرض بادشاہوں اور راجوں کے قصوں کو درمیان میں لاکر خواہ نخواہ ان کے بے جا کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مشتمل تھے۔ آپ حصہ نہ لے۔ وہ ایک قوم تھی جو گزر گئی ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں چاہیئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں۔ اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم سے پہلے بعض ہماری قوم میں سے ایسا کر چکے ہیں۔" (ست بچن صفحہ ۱۷۱)

ہمارے سکھ بھائیوں کو یہ عام شکایت ہے۔ کہ مسلمان بادشاہوں کی طرف سے ان کے گورو صاحبان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا گیا۔ حالانکہ سکھ لٹریچر میں ایسے واقعات بکثرت موجود ہیں۔ جو اس بات کی شہادت پیش کرتے ہیں کہ مسلمان بادشاہوں نے غیر مسلم اقوام سے عموماً اور سکھ گورو صاحبان سے خصوصاً نہایت عمدہ برتاؤ کیا۔ اور جن مسلمان بادشاہوں سے سکھوں کو خصوصیت سے شکایات ہیں۔ ان کی بریت کے لئے بھی سکھ لٹریچر میں اس قدر مواد موجود ہے۔ جو شائد کسی مسلمان کی تصنیف میں بھی نہ مل سکے۔ اور جن سکھ کتب کی بناء پر کسی مسلمان بادشاہ پر کوئی اعتراض عائد ہوتا ہے۔ وہ ایسی ہیں کہ جن کی رو سے سکھ صاحبان کے بزرگ بھی اسی نوعیت کے اعتراضات کا نشانہ بن جاتے ہیں۔

اس مضمون میں میں مسلمان بادشاہوں پر غلط الزامات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سکھ قوم کے مشہور مؤرخ گیانی گیان سنگھ صاحب نے مسلمان بادشاہوں سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے

"ہم یہ نہیں کہتے کہ کل مسلمان بادشاہوں نے ہندوؤں پر ظلم کیا۔ بہت سے ایسے بھی ہوئے ہیں۔ جو نیک مزاج تھے۔ اور ہندوؤں کے ساتھ عمدہ عمدہ سلوک بھی کرتے تھے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو آٹھ سو سال کے اندر ہندوؤں کا نام بھی باقی نہ رہتا۔"

(تواریخ گورو خالصہ حصہ دوم صفحہ ۲)

یہ بات بالکل سچی ہے۔ کہ اگر تمام مسلمان بادشاہ ظالم ہوتے۔ اور ان کا کام ہندوؤں کو زبردستی اسلام میں داخل کرنا ہوتا۔ تو آٹھ سو سال کے لمبے عرصہ میں ایک بھی ہندو باقی نہ رہتا۔ اور اس کے علاوہ اگر وہ ظالم ہوتے تو ان کو اتنے لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کا موقعہ بھی نہ ملتا۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں قرآن شریف کے اس نظریہ کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ حکومت اللہ تعالےٰ کا ایک انعام ہے۔ اور یہ خدا کا کام ہے کہ وہ جس کو چاہے بادشاہ بنا دے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

ندیاں وچ ٹبے دکھاوے تھلیں کریں اسگاہ
کیٹرا تھاپ دئے پاتشاہی لشکر کرے سواہ

یعنی کسی کو حکومت عطا کرنا یا کسی سے حکومت چھین لینا یہ خدا کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اس کے ساتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس امر کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اسی قوم کو حکومت عطا کرتا ہے۔ جو اس کی اہل ہو۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

"تخت راجہ سو بہے جو تختے لائق ہوئی"

(مارو محلہ ۱ صفحہ ۱۰۸۸)

اس کے علاوہ گورو گرنتھ صاحب میں اس بات کا بھی صریح الفاظ میں اقرار کیا گیا ہے۔ کہ لمبے عرصہ تک حکومت اسی کو ملتی ہے جس میں خوبیاں ہوں۔ یعنی ظالم لوگوں کو اللہ تعالےٰ ایک لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کا موقعہ نہیں دیتا۔ جیسا کہ لکھا ہے

"راجہ تخت ٹکے گنی بھے پنچائن رت"

(مارو محلہ ۱ صفحہ ۹۹۲)

پھر گورو گرنتھ صاحب میں اس امر کو بھی نہایت وضاحت سے تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ بادشاہوں کے ہاتھوں سے جو انقلاب دنیا میں آتے ہیں۔ وہ بھی مشیت ایزدی کے ماتحت ہی آتے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے۔

جتنے پاتشاہ شاہ راجے خان عمراو سکدار ہیں تتنے سب ہرکے کئے

جو کچھ ہر کراوے۔ سواوہ کریں۔
سب ہر کے ار بھتے۔

(دبلا ول محلہ ۳ صفحہ ۸۵۱)

پس ان تمام حوالہ جات کا خلاصہ یہی ہے کہ اگر تمام مسلمان بادشاہ فی الواقعہ ظالم ہوتے اور ان کا مقصد حکومت کی طاقت کو ناجائز طور پر استعمال کر کے لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانا ہوتا۔ تو پھر بقول گیانی گیان سنگھ صاحب آٹھ سو سال کے لمبے عرصے کے اندر ایک بھی ہندو باقی نہ رہتا۔ نیز اگر مسلمان بادشاہ ظالم ہوتے۔ تو گورو گرنتھ صاحب کے ارشاد کے مطابق ان کو ایک لمبے عرصہ تک ہندوستان میں حکومت کرنے کا موقعہ نہ ملتا۔ مسلمانوں کی حکومت کا ایک بہت لمبے عرصہ تک ہندوستان میں قائم رہنا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ مسلمان بادشاہ اپنے اندر خوبیاں رکھتے تھے۔ اسلام میں مذہبی معاملات میں ہر ایک فرد کو پوری پوری آزادی دی گئی ہے۔ اور ضمیر کی آزادی کا عام اعلان ہے۔ اور اکثر مسلمان بادشاہوں نے اس بات کا ہمیشہ خیال رکھا۔ کہ کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ پہونچے۔ چنانچہ ایک ہندو دوست مسٹر کندی لال جی بی۔ اے بیرسٹرایٹ لاء تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ اس زمانہ کے مسلمان حکمران اور بادشاہ غیر مہذب اور لٹیرے تھے۔ بالکل جھوٹ ہے۔ اسی زمانہ میں علاءالدین خلجی جیسے حکمرانی کے اصولوں سے واقف اور ہمہ صفت موصوف پیدا ہوئے علم دوست فاضل محمد تغلق۔ اور ابراہیم شاہ شرقی۔ اور امن پسند حکمران ناصرالدین تغلق۔ اور الغ خان۔ جعفر خان ملک کافور جیسے کئی ایک بہادر اور جرنیل بھی اسی زمانہ میں پیدا ہوئے۔ ہندوؤں کے آخری زمانہ کے سب سے بڑے مصلح راما نند چیتن۔ کبیر۔ اور نانک جنہوں نے قوم کی کایا پلٹ دی۔ اسی زمانہ میں پیدا ہوئے تھے .... جس حکومت میں ایسے آزاد خیالات کی اشاعت اور اس کی تعلیم دینے والے پیدا ہوں۔ اور نئے روادار مذہب کا ظہور ہو۔ اس (اسلامی) حکومت کو رعایا کو دکھ دینے والی۔ مذہب کی دشمن غیر مہذب اور جابر کہنا گویا تاریخی واقعات پر پردہ ڈالنا ہے"۔

(رسالہ سرسوتی الہ آباد)

پس اگر مسلمان بادشاہ ظالم ہوتے تو:۔

اوّل:۔ آٹھ سو سال کے لمبے عرصہ کے اندر ایک بھی ہندو باقی نہ رہتا۔

دوم:۔ ان کو اتنے لمبے عرصہ کی حکومت کرنے کا موقعہ بھی نہ ملتا۔ کیونکہ ظالموں کو لمبے عرصہ کی حکومت نہیں ملتی۔

سوم:۔ ان کے عہد حکومت میں آزاد خیال لوگ پیدا نہ ہوتے۔ اور نہ وہ آزادی سے اپنے خیالات کی تبلیغ ہی کر سکتے۔

خاکسار۔ عباداللہ گیانی قادیان

وظائف کے متعلق ضروری اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز سکول و دینیات کالج کے جن طلباء و طالبات کو وظائف ملتے ہیں۔ یا آئندہ وہ وظائف کے لئے درخواست کرنا چاہتے ہیں۔ ان سب کی درخواستیں انہیں درسگاہوں کے افسران کی معرفت ۱۰ ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش سے قبل دفتر ہذا میں پہونچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔ یہ اچھی طرح سے نوٹ کر لیا جائے۔ کہ کوئی درخواست افسر درسگاہ کی وساطت اور رپورٹ کے بغیر نہیں آنی چاہئیے۔

ناظر تعلیم و تربیت

حقہ نوشی لغو افعال میں داخل ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتاوے کی رو سے حقہ نوشی لغو افعال میں داخل ہے۔ اور مومن کی شان قرآن کریم میں یہ بیان کی گئی ہے۔ والذین ھم عن اللغو معرضون۔ کہ وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔ پس مومنانہ شان کو قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری جماعت کے وہ احباب جو حقہ نوشی کرتے ہیں۔ وہ اسے ترک کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی اولادوں کو تو ہر تدبیر سے اس لغو فعل کے ارتکاب سے بچائیں سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو چاہئیے۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنی ماہواری رپورٹ میں دکھائیں۔ کہ کیا کارروائی کی گئی ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت

ہندوستانی اور چینی نمائندوں کا تقرر

سر محمد ظفر اللہ خاں اور مسٹر شین شی ہوا

سر محمد ظفر اللہ خاں کا چین میں ہندوستانی ایجنٹ جنرل اور مسٹر شین شی ہوا کا ہندوستان میں چینی کمشنر مقرر ہونا سپہ سالار اعظم چیانگ کائی شیک کے سفر ہند کا ایک نمایاں نتیجہ ہے اس سے ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ جسے ہندوستان چین اور امریکہ کا "سیاسی مثلث" کہنا چاہئیے۔ اور جس کے ہر گوشہ پر اب باقی دو ممالک کے نمائندہ موجود ہوں گے ان کی موجودگی اس بات کی علامت ہوگی۔ کہ ان تینوں ممالک کو عام مساعی جنگ سے گہری دلچسپی ہے

اس سلسلے میں پہلا قدم امریکہ اور ہندوستان نے اٹھایا جب سر گرجا شنکر باجپائی ہندوستان کے ایجنٹ جنرل کی حیثیت اور وزیر کے مرتبہ کے ساتھ واشنگٹن گئے۔ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان نئے تعلقات کے استحکام اور نوعیت کو پچھلے مہینے میں مزید نمایاں حیثیت حاصل ہوئی۔ جب پریذیڈنٹ روزویلٹ نے کرنل جانسن کو اپنے ذاتی نمائندہ کی حیثیت سے ہندوستان بھیجا۔ یہ تصویر اس وقت مکمل ہوئی۔ جب سر محمد ظفر اللہ خاں چنگ کنگ پہنچ گئے۔

شروع ہی میں اس کا احساس پیدا ہو گیا تھا کہ ان منصوبوں کے دائرہ عمل شرف و مرتبہ اور آزادی کار میں روز بروز زمانہ کے ساتھ ساتھ اسی طرح اضافہ ہوتا رہے گا۔ جس طرح کہ ہندوستان کے اپنے دائرہ عمل میں۔

انہی وجوہ کی بناء پر حکومت کی یہ خواہش تھی کہ اس منصب کو مقامی طور پر وزارت کا مرتبہ حاصل ہو اور جو لوگ پہلے پہل اس منصب کے لئے چنے جائیں۔ وہ ہندوستانی مدبرین میں بلند مرتبہ رکھتے ہوں۔ ہندوستانی ایجنٹ جنرل مقیم چین کو بھی ایجنٹ جنرل مقیم امریکہ کی طرح اس کا موقعہ حاصل ہوگا۔ کہ وہ امریکہ ہندوستان اور چین کے باہمی تعلقات کو ان کے ابتدائی دور ہی میں مستحکم و استوار بنیاد پر قائم کر دے۔ عملی نقطہ نظر سے اس کی وہی حیثیت ہوگی۔ جو ڈومینین کے وزیر اعظم کی ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ وہ ہز مجسٹی کے سفیر سے صلاح مشورہ کرتا رہے گا۔ اور اسے نہ صرف ہندوستانی صورت حال سے پوری طرح باخبر رکھ سکے گا۔ بلکہ اس طریقہ سے بھی مطلع کرتا رہے گا۔ جس کے ذریعہ ہندوستان اور چین کی باہمی امداد اور تعاون سے بہترین طور پر کام لیا جا سکتا ہے۔ چونکہ چین کو امریکی فوجی امداد بہت بڑی حد تک ہندوستان ہی کے ذریعہ پہونچتی ہے۔ اس لئے ایجنٹ جنرل کو اس کا بہترین موقعہ حاصل ہے۔ کہ وہ عام مساعی جنگ کو زیادہ سے زیادہ مشترکہ بنیادوں پر لانے میں مدد دے۔

(مرکزی اطلاعات یکم جون)

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا پیغام اہل چین کے نام

چنگ کنگ ۳ جون۔ ہندوستان کے نئے ایجنٹ جنرل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب ۲۷ مئی کو یہاں پہونچے۔ اپنی آمد پر آپ نے اہل ہندوستان کی طرف سے اہل چین کو پیغام دیتے ہوئے کہا مجھے امید ہے۔ کہ چین میں میری موجودگی سے یہ سمجھا جائے گا۔ کہ چین اور ہندوستان کے مفاد ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ اور میں ذاتی میل جول سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ کہ وہ کس طرح ایک دوسرے کی امداد کر سکتے ہیں۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی۔ کہ ہندوستان اور چین جنگ کے بعد کی دنیا میں بہت اہم پارٹ ادا کریں گے۔

اطفال احمدیہ کے امتحان کے نتائج

"مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے آخری حصہ کے امتحان منعقدہ ۸ رمئی میں ۱۱۱ اطفال شامل ہوئے جن میں سے ۹۶ کامیاب رہے۔ پاس ہونے والے بچوں کے نام درج ذیل ہیں۔ عزیز منصور احمد (کوئٹہ) اول اور عزیز نور الحق بورڈنگ تحریک جدید قادیان دوئم رہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کیلئے یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور آئندہ انہیں اس قسم کے نیک کاموں میں زیادہ دلچسپی اور شوق سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آئندہ امتحان کے لئے جو اکتوبر ۱۹۴۲ء میں انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ "حدیث النبیؐ" مرتبہ ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل اور "شرائط بیعت" بطور نصاب مقرر کئے گئے ہیں۔ "حدیث النبیؐ" بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے ۱ر پر مل سکتی ہے۔ محصولڈاک تین پیسے علاوہ۔ کتاب کے لئے براہ راست منیجر صاحب بکڈپو کو لکھا جائے۔ اس امتحان میں شامل ہونے والے بچے اپنے نام معہ ایک پیسہ فی کس فیس دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان میں بھجوا دیں۔

اطفال احمدیہ کی تعداد کے لحاظ سے گذشتہ امتحان میں شامل ہونے والے بچوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اب جبکہ ایک چھوٹی سی اور آسان کتاب امتحان کے لئے رکھدی گئی ہے۔ نیز تیاری کیلئے وقت بھی کافی ہے۔ ہر احمدی بچے سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ آئندہ امتحان میں ضرور شریک ہوگا۔

جن بچوں کے نام درج نہیں افسوس ہے۔ کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ آئندہ انہیں زیادہ محنت کر کے اپنے اس نقصان کی تلافی کی کوشش کرنی چاہیئے۔

خاکسار محبوب عالم خالد ایم۔ اے مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
	بورڈنگ تحریک جدید قادیان	
۱	نور الحق	۴۷ (دوم)
۱۹	نذیر احمد گجراتی	۲۶
۲۲	محمد اسلم	۲۹
	محلہ دار الفضل قادیان	
۳۰	مبارک احمد	۲۴
۳۱	مبشر احمد	۲۷
۳۲	منور احمد	۳۳
۳۳	محمد امین	۳۳
۳۴	محمد یوسف	۲۰
۳۵	رشید احمد	۳۲
۳۷	مختار احمد	۲۹
۳۸	شریف احمد	۲۲
۳۹	عطاء الٰہی	۳۷
۴۴	عبد الحی	۴۵
۴۸	خالد محمود	۲۵
۱۹۸	رشید احمد رحمانی	۲۸
۱۹۹	عبد الرشید	۲۵
۲۰۰	محمد شریف	۳۲

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
	بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان	
۵۰	محمد ادریس	۳۱
۵۲	محمد یوسف	۳۰
۵۳	غلام نبی	۳۹
۵۴	محمد الدین	۳۵
۵۵	احمد حسین	۳۴
۵۹	محمد شریف	۲۹
۶۱	محمد احمد	۲۵
۱۹۵	بشیر احمد	۳۹
۱۹۷	عبد الحی	۳۹
	حلقہ مسجد مبارک قادیان	
۶۵	محمد صالح	۳۷
۶۷	عبد الحمید	۲۲
۶۹	عبد المجید	۲۵
۷۵	لطف المنان	۱۷
۷۶	عبد اللطیف	۲۱
۷۷	محمد شفیع	۳۷
۷۸	پیر جمیل احمد	۳۲
	محلہ دار البرکات قادیان	
۹۰	سعید احمد	۳۲

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۹۱	رشید احمد	۳۱
۹۲	علامہ محی الدین	۴۲
۹۳	عبد الحفیظ	۳۶
۹۴	محمد اسلم	۳۰
۹۵	محمد افضل	۲۲
۹۶	منظور احمد فاروقی	۳۴
۱۰۱	محمد بشیر بغدادی	۱۹
۱۰۲	انور احمد	۲۵
۱۰۳	نور احمد کھوکھر	۲۴
۱۰۴	محبوب احمد	۲۲
۱۰۶	منظور احمد	۳۷
۱۰۸	شیخ بشیر احمد	۳۹
۱۱۰	رشید احمد	۳۲
۱۱۱	ناصر احمد	۳۰
۱۱۳	اسد اللہ	۲۷
۱۱۴	عنایت اللہ	۴۰
۱۱۵	عبد المجید	۳۵
۱۱۷	مبارک احمد	۴۶
۱۱۸	لطف الرحمن	۲۹
۱۲۱	عبد القادر	۲۹

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۲۲	سید محمد احمد	۲۵
۱۲۳	" رشید عالم	۲۵
	محلہ دار الرحمت قادیان	
۱۵۰	محمد ابراہیم شیخ	۲۷
۱۵۹	بشیر احمد	۲۲
۱۶۱	سعید اللہ	۳۹
۱۶۳	محمد احمد	۲۵
۱۶۹	عبد الرحیم	۳۷
۱۷۴	محمود احمد	۱۰
۱۷۵	سعید احمد	۲۰
۱۸۱	ناصر احمد	۳۵
۱۹۶	طاہر احمد	۳۸
	محلہ دار العلوم قادیان	
۱۸۲	خالد سیف اللہ	۳۷
	حلقہ مسجد اقصیٰ قادیان	
۲۰۱	الطاف الرحمن	۳۲
	دار الشیوخ قادیان	
۲۰۲	غلام سرور	۳۲

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
	کریام ضلع جالندھر	
۱۲۵	احمد الدین	۳۵
۱۲۶	نور الدین	۳۶
۱۲۷	عبد الحلیم	۳۴
۱۲۸	محمد افضل خاں	۲۹
۱۲۹	محمد حنیف	۱۷
۱۳۱	منیر احمد بدر	۴۳
۱۳۲	نصیر احمد خاں	۲۴
	شفاعتہ النساء	۳۱
	کوئٹہ	
۱۳۵	منصور احمد	۴۸ (اول)
۱۳۶	مبارک احمد	۲۸
۱۳۷	سید داؤد احمد	۲۸
۱۳۸	محمد شریف	۳۷
	محمود آباد جہلم	
۱۸۳	راجہ عبد الرشید	۳۹
۱۸۴	" مبارک احمد	۴۳
۱۸۵	" محمد الدین	۳۱

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۸۶	ملک محمد الدین	۳۸
۱۸۷	" محمد اسمٰعیل	۲۹
۱۸۸	محمد اسلم	۱۷
۱۸۹	خان بشیر احمد	۴۳
۱۹۰	" عبد الغفور	۲۳
۱۹۱	میاں منظور الحق	۳۷
۱۹۲	" فضل الرحمن	۴۰
	سکندر آباد	
۱۹۳	محمد صالح	۳۰
۱۹۴	صالح محمد	۲۷
	لکھنؤ	
	منصور احمد	۳۷
	بھاٹی گیٹ لاہور	
	محمد شریف	۲۸
	منیر احمد	۲۵
	منظور احمد	۱۹

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر غرباء کیلئے

غلہ مہیا کرنے والوں کی فہرست

وعدہ گندم

۳۱ ۵/۴۲ تک گندم کا وعدہ ۲۶۰ من ۲۱ سیر ۴ چھٹانک کا تھا۔ ۱ ۶/۴۲ کے وعدوں کی مقدار شامل کر کے کل وعدہ گندم ۳۵۲ من ۲ سیر ۴ چھٹانک کا ہو گیا ہے۔

وعدہ نقدی برائے گندم

نقد رقم برائے گندم کا وعدہ ۳۱ ۵/۴۲ تک ۲۵ روپے ۸ آنے کا تھا۔ ۱ ۶/۴۲ کی رقم مل کر وعدہ رقم برائے خرید گندم ۱۷ روپے ۶ آنے ۶ پائی کا ہو گیا ہے۔

وصول شدہ رقم برائے گندم

۳۱ ۵/۴۲ تک برائے گندم جو رقم آ چکی ہے ۴۶۳ روپے ۱۲ آنے ۶ پائی۔

۱ ۶/۴۲ کی آمد

نام	روپے — آنہ
محمد حسین صاحب تحسین دار البرکات	۱ — ۰
مستری امام دین صاحب قادیان	۱ — ۸
شیخ ناصر احمد صاحب انچارج تحریک جدید	۵ — ۰
سید زین العابدین صاحب منصوری	۱۰ — ۰
سید فضل الرحمن صاحب شاہجہانپور	۳۰ — ۰
میاں محمد یوسف صاحب مزنگ	۲ — ۰
محمد شفیع صاحب "	۶ — ۰
ثمر خطاب صاحب پشاور	۳ — ۰
صلاح الدین صاحب میانوالی	۱۰ — ۰
مراد بخش صاحب بمبئی	۲ — ۱۳
محمد حمید صاحب معہ اہل و عیال ستارہ بوزری	۴ — ۰
اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب دار الرحمت	۵ — ۰
شریفہ بیگم صاحبہ بہلول پور سیالکوٹ	۲ — ۰
صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ قادیان	۲ — ۴
" امۃ الباسط بیگم صاحبہ "	۴ — ۸
میزان	۳۵۵۴ روپے — ۱۳ آنہ — ۶ پائی

وصول شدہ غلہ گندم

نام	من — سیر — چھٹانک
آمد گندم سابقہ	۲ — ۲۶ — ۱۳
۱ ۶/۴۲ مولوی عبد الخالق صاحب اوورسیئر بورڈنگ تحریک جدید	۰ — ۲۰ — ۰
مستری عبد الغنی صاحب دار البرکات	۰ — ۰ — ۲
منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹی "	۰ — ۰ — ۱
غیاث محمد صاحب ملکانہ "	۴ — ۱۴ — ۰
شیخ فضل حق صاحب "	۰ — ۱۰ — ۰
منشی محمد اسماعیل صاحب ناصر آباد	۰ — ۱۰ — ۰
میزان	۶ — ۱۰ — ۱۸

وی پی وصول فرمالیں!

ہم نے حسب اطلاعات سابقہ یکم جون کو وی۔ پی ارسال کردئے ہیں۔ اب وی۔ پی روکنے کے متعلق کسی اطلاع کی تعمیل نہیں ہو سکیگی۔ احباب سے گذارش ہے۔ کہ وی۔ پی وصول فرماکر ممنون فرمائیں جن اصحاب نے وی۔ پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ براہ کرم بہت جلد رقم ارسال فرمادیں۔ احباب کو معلوم ہے کہ کاغذ وغیرہ کی سخت گرانی کے باعث ہمیں سخت مشکلات درپیش ہیں۔ اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ ہماری مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے چندہ کی ادائیگی میں تساہل نہ فرمائیں گے۔ نیز اس دفعہ کوئی دوست بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو وی۔ پی واپس کرکے دفتر کے نقصان کا موجب ہو

خاکسار "مینیجر"

خدام الاحمدیہ کے آئندہ امتحان کیلئے نصاب
"شہادۃ القرآن"

خدام الاحمدیہ کے آئندہ امتحان کے لئے جو انشاء اللہ اواخر جولائی ۱۹۴۲ء میں منعقد ہوگا۔ "شہادۃ القرآن" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب بکڈپو قادیان سے ۴ر پر مل سکتی ہے۔ محصولڈاک تین پیسہ فی جلد کتاب کے لئے براہ راست مینیجر صاحب بکڈپو تالیف واشاعت قادیان کو لکھا جائے۔ اس امتحان میں شامل ہونے والے اصحاب کے نام معہ ایک پیسہ فی کس فیس دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیئے جائیں۔ محبوب عالم خالد قائمقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک ٹرینڈ جے وی استاد کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے حصہ پرائمری میں ایک ٹرینڈ جے وی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ امیدواروں کی درخواستیں معہ نقول سنادات وتصدیق پریذیڈنٹ صاحبان ۱۵/۶/۴۲ تک ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواست میں اس بات کا ذکر بھی ہو کہ امیدوار کس قدر تعلیمی تجربہ رکھتا ہے۔ اور کم از کم کیا تنخواہ لینے کے لئے تیار ہے۔ اگر انٹرویو کے لئے بلایا گیا۔ تو اخراجات امیدوار کے ذمہ ہونگے۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

ٹیوٹر کی ضرورت

ایک صاحب کو جو مسلمان ہیں۔ اپنے لڑکے کے لئے ایک پرائیویٹ ٹیوٹر کی ضرورت ہے۔ لڑکا نویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ آج کل وہ پہاڑ پر جانے والے ہیں۔ ٹیوٹر کو ان کے ساتھ پہاڑ پر رہنا ہوگا۔ کھانا اور رہائش علاوہ تنخواہ ہوگی۔ ٹیوشن فیس چالیس روپیہ تک ہوگی۔ درخواست کنندہ بی۔ اے یا کم از کم ایف۔ اے پاس ہو۔ مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں:۔

محمد مبارک اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول سمندری ضلع لائلپور (ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان)

نہایت باموقعہ قطعات برائے مکانات فروخت ہو رہے ہیں

محلہ دارالبرکات شرقی قادیان میں تقریباً ۶۰ قطعات کیلئے باقاعدہ نقشہ تجویز کرکے انجمن سے منظوری حاصل کی گئی ہے۔ ہر چار کنال کے گرد ۲۰-۲۰ فٹ کی سڑکیں چھوڑی گئی ہیں۔ اور جنوب میں محلہ دارالانوار کی حد اتصال پر ۳۰ فٹ کی بڑی سڑک رکھی گئی ہے۔ شہر اور ریلوے سٹیشن سے تقریباً پانچ پانچ منٹ کا فاصلہ ہے۔ بڑی سڑک پر ۵۰۰ روپے اور اندرون محلہ میں ۴۰۰ روپے فی کنال قیمت مقرر ہوئی ہے۔ جو دوست بااقساط خریدنا چاہیں۔ وہ بیس روپیہ ماہوار فی کنال کے حساب سے ۵۰۰ اور ۴۵۰ روپے علی الترتیب فی کنال پر خرید سکتے ہیں۔ المشتہران:۔ مالک وسرپرست چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے قادیان سیکرٹری برائے فروخت:۔ قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی اوورسیر قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۰ جون ۱۹۴۲ء سے مندرجہ ذیل گاڑیوں کے اوقات میں بطریق ذیل تبدیلی عمل میں لائی جائیگی۔

گاڑی کا نمبر	سٹیشن سے	روانگی	سٹیشن تک	آمد
۱۱۲- ڈاؤن	امرتسر	۱۲-۵۴	پٹھانکوٹ	۱۶-۱۰
۱۳۷- اپ	پٹھانکوٹ	۱۳-۵۰	بٹالہ	۱۵-۵۰
۳۰۹- اپ	ویرکا	۱۳-۱۰	امرتسر	۱۳-۲۲

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں کی طرف رجوع کریں۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

اگر آپ کے لئے

دہلی سے لاہور تک سفر کرنا ضروری ہے

تو

ان گاڑیوں میں جو ۱۵-۵ بعد دوپہر اور ۱۰-۸ شام روانہ ہوتی ہیں۔
زیادہ گنجائش مل سکتی ہے

بہ نسبت

اس گاڑی کے جو رات کو ۱۵-۹ پر چلتی ہے

صرف اشد ضرورت کے پیش نظر سفر کریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

وی پی وصول کرکے آپ دفتر سے تعاون کرتے ہیں اور اپنے پریس کو مضبوط بناتے ہیں!

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳ ؍ جون۔ گذشتہ چند دنوں سے مسولینی خود لیبیا میں اگر اپنی فوجوں کا معائنہ کر رہا ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ میدان جنگ میں بھی جائیگا۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ لیبیا میں پھر گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ آج کے قاہرہ کے اعلان میں بیان کیا گیا۔ کہ ہماری فوجوں نے جنگی مرکز سے ۲۰ میل مغرب کی طرف رد کنڈا لیگنالی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو دشمن کا ایک مستحکم مقام ہے۔ ہمارے دستے دشمن کے ذرائع رسل و رسائل میں رخنہ پیدا کر رہے ہیں۔ لنڈن کے فوجی حلقوں کا خیال ہے کہ جنرل رومیل دوسرے حملے کی تیاری کر رہا ہے۔ گو ابھی وہ مکمل طور پر شروع نہیں ہوا۔

استنبول ۳ ؍ جون۔ کولون اور روہر پر بمباری نے ٹوکیو پر اتحادیوں کے ہوائی حملہ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹوکیو پر حملہ کرنے والی ہوائی جہازوں کی تعداد ۳۳ کے قریب تھی۔ اس حملہ سے پچاس ہزار جاپانی زخمی ہوئے۔ جن میں جاپان کا شہنشاہ بھی شامل ہے۔

سٹاک ہالم ۳ ؍ جون۔ ہیڈرچ پر قاتلانہ حملہ کے بعد چیکوسلواکیہ میں اب تک ۱۳۲ اشخاص پھانسی پا چکے ہیں جنمیں ۲۲ عورتیں ہیں۔ جرمنوں نے حملہ آوروں کا سراغ لگانیوالے کے لئے ۲۰ ہزار پونڈ انعام کا اعلان کیا ہے۔

نئی دہلی ۳ ؍ جون۔ ڈاکٹر راگھوندر راؤ نے خرابی صحت کی بنا پر وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے استعفے دیدیا ہے۔

لنڈن ۳ ؍ جون۔ انگلستان کی تمام کوئلے کی کانوں کو سرکاری کنٹرول میں لیا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ کا ارادہ ابھی راشننگ کا نہیں۔ لیکن اگر محسوس کیا گیا کہ کوئلہ کی کھپت میں تخفیف واقع نہیں ہوئی تو اسے نافذ کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۳ ؍ جون۔ مشرقی محاذ کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ سارے محاذ پر خاموشی ہے۔ محض مقامی کشتی تصادم جاری ہیں۔ ماسکو کے شمال میں ایک تصادم میں ۶۵۰ جرمن ہلاک ہوئے۔

لنڈن ۳ ؍ جون۔ مسٹر ایڈن نے آج صبح ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ اس خبر کے متعلق ہمیں کوئی سرکاری اطلاع نہیں ملی۔ کہ دشمن نے جرمن سپاہیوں کی ٹریننگ کے لئے فرانسیسی جنگی جہازوں کے استعمال کی اجازت دیدی ہے۔

برلن ۳ ؍ جون۔ ہالینڈ سے تقریباً ایک لاکھ ڈچوں کو جرمن فوجی حکام نے جلاوطن کر کے سفید روس میں بھیجدیا ہے۔

نئی دہلی ۳ ؍ جون۔ ہندو عورتوں کے متعلق قانون وراثت میں ترمیم کا مسودہ گورنمنٹ گزٹ میں شائع ہو گیا ہے۔ اس میں ہندو عورتوں کے حق وراثت کے متعلق موجودہ پابندی کو دور کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

واشنگٹن ۳ ؍ جون۔ امریکن ایوان نمائندگان نے رومانیہ۔ بلغاریہ اور ہنگری کے خلاف اعلان جنگ کا ریزولیوشن پاس کر دیا ہے۔

لنڈن ۴ ؍ جون۔ جرمن سرحد سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ کولون۔ میونخ اور دوسرے جرمن شہروں سے ۲ لاکھ اشخاص کو برطانوی بمباری کے نتیجہ کے طور پر نکال لیا گیا ہے۔

لنڈن ۳ ؍ جون۔ ہوس آف کامنز میں مسٹر ایڈن نے بتایا کہ ملک معظم کی حکومت کی طرف چینی گورنمنٹ کو ۵ کروڑ پونڈ قرضہ دیا گیا ہے۔ یہ قرضہ جنگی اغراض کے لئے ہے۔ اس سے پیشتر ۸۰ لاکھ پونڈ قرض دیا گیا تھا۔

چنگکنگ ۳ ؍ جون۔ یوشین جو کینھوا سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اسپر قبضہ کرنیکے لئے زبردست جنگ شروع ہو گئی ہے۔ جاپانی فوج نے زبردست دھاوا بول دیا ہے۔ جاپانی ہوائی جہاز اور توپخانہ زبردست بمباری کر رہے ہیں چینی فوجیں بھی توپخانہ کی امداد سے جوابی حملے کر رہی ہیں۔

جے پور ۳ ؍ جون۔ دیوان گیان ناتھ صاحب وزیر اعظم جے پور یکم جون سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ سر مرزا محمد اسمٰعیل سابق وزیر اعظم میسور مقرر کئے گئے ہیں۔

واشنگٹن ۳ ؍ جون۔ چین اور امریکہ کے درمیان ادھار اور پٹہ کے قانون کے ماتحت دالی مدد کے جانیکا جو معاہدہ طے پایا ہے۔ اسپر آج چین کے وزیر خارجہ ڈاکٹر ٹی وی سونگ نے دستخط کر دئے۔ ڈاکٹر سونگ نے کہا کہ صدر روز ویلٹ کا دل چینیوں کے ساتھ ہے۔ اور وہ ہر ممکن امداد دینگے۔

پشاور ۳ ؍ جون۔ افغانستان کا نیا ترکی سفیر کابل پہنچ گیا ہے۔ اسنے آج ظاہر شاہ سے ملاقات کی۔

چنگکنگ ۳ ؍ جون۔ چینی گورنمنٹ کے اعلانات مظہر ہیں کہ کل جاپانی ہوائی جہازوں نے چار مختلف گروہوں میں دریا کے دہانہ پر پرواز کی۔ ایک جہاز سے کینھوا کے قریب ایک مقام پر بم بھی گرائے گئے۔ جاپانی لائنوں کے پیچھے چینی فوجوں نے نوچون کے شمال میں ینگ چی کے شہر پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ شمال مشرق کی طرف سے جو جاپانی فوجی دستہ شوشین کی طرف بڑھا تھا۔ اس شہر سے کچھ فاصلہ پر شمال مشرق میں چینی فوجوں سے برسر پیکار رہے۔

کراچی ۴ ؍ جون۔ کراچی میں براڈکاسٹنگ سٹیشن کا قیام جنگ کے خاتمہ تک ملتوی ہو گیا ہے۔

لنڈن ۳ ؍ جون۔ محکمہ پرواز نے اعلان کیا ہے کہ کل رات پھر برطانوی ہوائی جہازوں نے ایسن اور روہر کے دوسرے علاقوں پر بمباری کی۔ یہ بمباری زیادہ وسیع پیمانہ پر نہ تھی۔ لیکن نتائج تسلی بخش ہیں۔ چودہ برطانوی طیارے واپس نہیں آئے۔

ڈربن ۳ ؍ جون۔ جنرل سمٹس نے آج ایک تقریر میں کہا۔ کہ مجھے کوئی شبہ نہیں۔ کہ لیبیا کی جنگ میں جرمنوں کی شکست یقینی ہے۔

کراچی ۳ ؍ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند اس بات پر آمادہ ہو گئی ہے کہ وہ کراچی کے لئے دریائے سندھ سے پانی لے جانے کی سکیم کا نصف خرچ برداشت کریگی۔ اس سکیم پر ایک کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔

ماسکو ۴ ؍ جون۔ آج تیسرے پہر کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ گذشتہ رات روسی محاذ سے کسی بڑی لڑائی کی خبر نہیں آئی۔ روسی طیارے دشمن پر زبردست حملے کر رہے ہیں۔ انہوں نے تمام جنوبی محاذ پر دشمن کو شدید نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۴ ؍ جون۔ جرمنی کے مقبوضہ ممالک کے لئے جرمن گسٹاپو کے افسر اعلیٰ ہیڈرچ پر پچھلے دنوں پراگ کے بازار میں جو حملہ ہوا تھا۔ اسکے نتیجہ میں وہ آج مر گیا۔ اور اپنے پیچھے قتل و سفاکی کا ایک بھیانک ریکارڈ چھوڑ گیا۔ حملہ آوروں کا ابھی تک پتہ نہیں لگ سکا۔ اگرچہ ۱۵۳ بے گناہ انتقامی طور پر مار دئے گئے ہیں۔ ان میں ۲۹ عورتیں بھی ہیں۔

لنڈن ۴ ؍ جون۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ ایک اتحادی آبدوز نے بحرالکاہل میں دشمن کے ۲ مسلح جہاز جو سامان جنگ لے جا رہے تھے۔ اور انکا وزن چھ ہزار اور دس ہزار ٹن تھا غرق کر دیئے دس ہزار ٹن کا ایک اور فوج بردار جہاز بھی غرق کر دیا گیا۔ اور ایک ۷ ہزار ٹن وزنی جہاز کو نقصان پہنچایا گیا۔ ان سب پر جو سپاہی تھے۔ وہ بھی سب کے سب ڈوب گئے۔

جوہنسبرگ ۳ ؍ جون۔ آج جوہنسبرگ میں ۴۸ اشخاص کے خلاف غداری کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہوئی جس میں پراسیکیوٹر نے ایک خفیہ فوج کی موجودگی کا انکشاف کیا جس کا مقصد یونین گورنمنٹ کا تختہ الٹنا تھا۔

کلکتہ ۳ ؍ جون۔ مسٹر آرتھر مور ایڈیٹر "سٹیٹسمین" نے چنگکنگ میں اپنے دورہ کے تأثرات کو ریڈیو پر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ جہاں تک جنگ کا تعلق ہے چینی ہندوستان میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ وہ ہندوستان کو ایک مضبوط قلعہ سمجھتے ہیں۔ اور وہ یہ سننے کے تمنائی ہیں کہ ہندوستان کے اندرونی اختلافات مٹ گئے ہیں۔ اور وہاں ایک بہت بڑا قومی محاذ بن گیا ہے۔ مسٹر مور نے کہا۔ چین کو ہوائی جہازوں کی امداد کی بہت زیادہ ضرورت ہے صرف ہوائی طاقت سے ہی ان کے سمندری اور بری ذرائع رسل و رسائل درست ہوں گے۔ پانچ سال کی لڑائی کے بعد بھی چنگکنگ کے لوگ بے خوف ہیں۔

سٹاک ہالم ۴ ؍ جون۔ سویڈن کے اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ خارکوف کے جنوب میں جو خوفناک جنگ لڑی گئی ہے اسمیں مارشل تموشنکو بال بال بچے۔ وہ محاذ جنگ پر گئے ہوئے تھے کہ ایک بم کے ٹکڑے اُن کی کار کو آ لگے جس سے مارشل تموشنکو اور ان کا گارڈ زخمی ہو گیا۔ بعد میں وہ ہوائی جہاز کے ذریعہ اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف چلے گئے۔

کراچی ۲ ؍ جون۔ حروں کی فتنہ پردازیوں کے پیش نظر گورنمنٹ فوج۔ سمندری بیڑے۔ امن عامہ انسانی جان اور جائداد وغیرہ کے خلاف کسی بھی فعل کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ اور ایسی کارروائی کرنیوالوں کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت مقدمہ چلایا جائیگا۔ مجرموں کو پناہ دینے والوں یا انہیں خوراک پانی۔ روپیہ۔ کپڑے۔ ہتھیار اور گاڑی وغیرہ مہیا کرنیوالوں کو موت کی سزا دیجائیگی۔ آتشیں اسلحہ۔ لاٹھیاں۔ کلہاڑیاں اور تلواریں رکھنے والوں کو بھی موت کی سزا دیجائیگی۔ جو لوگ ریلوے سڑکوں۔ نہر۔ ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے تاروں کو نقصان پہنچائینگے انہیں بھی موت کی سزا دیجائیگی۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ جن علاقوں میں مارشل لا نافذ ہے۔ انمیں ۲ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک قصبوں سے باہر نکلنے والوں کو گولی سے اُڑا دیا جائے گا۔

لاہور ۳ ؍ جون۔ حکومت پنجاب کی اس پالیسی کے پیش نظر کہ کرایہ پر چلنے والی موٹر لاریوں میں پٹرول کی بجائے گیس استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ محکمہ تعمیرات عامہ اور محکمہ جنگلات نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مختلف سڑکوں پر کوئلہ کی دوکانیں کھولی جائیں گی۔

قاہرہ ۴ ؍ جون۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ نائٹس برج سے چھ میل پچھم کو ایک جرمن چوکی پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ کل دشمن نے بئر الحکیم پر حملہ کی کوشش کی۔ مگر اُسے ناکام کر دیا گیا۔ دشمن کے ٹینک ہمارے مورچوں کے پاس پہنچ گئے۔ مگر انہیں پیچھے دھکیل دیا گیا۔ بری سرنگوں کے دس میل کے رقبہ میں دشمن نے جو شگاف کر لیا تھا۔ اس پر زبردست حملے کئے جا رہے ہیں۔ مغرب کی طرف سے دشمن کو کمک پہنچانے میں سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

لنڈن ۔ ۴ ؍ جون۔ گذشتہ شب رائل ایئر فورس کے دستوں نے بریمن کی بندرگاہ پر زوردار حملہ کیا۔ اس کے علاوہ بعض اور فوجی ٹھکانوں پر بھی حملے کئے گئے۔

سرینگر ۳ ؍ جون۔ حکومت کشمیر نے خوراک کے کنٹرول کے سلسلہ میں ایک بورڈ بنایا ہے جو مختلف اشیاء خوراک

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی۔